45268 ۔ دن کی چار کعت والی نماز کو کیسے ادا کیا جائے؟

سوال

کیا ظہر اور عصر سے قبل ادا کي جانے والی چار رکعات ایك سلام کے ساتھ ادا کی جائينگی یا کہ دو دو رکعت کر کے ادا کی جائيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ :

جمہور علماء کرام کا کہنا ہے کہ دن اور رات کی نفلی نماز میں افضل یہ ہے کہ وہ دو دو رکعت کر کے ادا کی جائے، بلکہ بعض علماء کرام مثلا امام احمد تو اسے واجب کہتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ اگر وہ دو رکعت سے زیادہ ایك ہی سلام کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کی نماز صحیح نہیں، لیکن وتر ادا ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ ثابت ہیں.

اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رات اور دن کی نماز دو دو ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (597) سنن ابو داود حدیث نمبر (1295) سنن نسائی حدیث نمبر (1666) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1322) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے " تمام المنۃ" صفحہ نمبر (240) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

اور" دو دو " کا معنی دو دو رکعت ہے، ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے اس کی شرح اسی طرح بیان کی ہے.

صحیح مسلم میں ہے کہ عقبہ بن حریث بیان کرتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو کہا: دو دو کا معنی کیا ہے ؟

تو انہوں نے کہا: ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قولہ: " مثنی مثنی " اس کا معنی ہے کہ: دو دو لہذا اکٹھی چار رکعت ادا نہیں کی جائینگی، بلکہ دو دو رکعت کر کے ادا ہو گی، کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث ہے:

" ایك شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے کہا: رات کی نماز کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" دو دو اورجب تم میں سے کسی ایك کو صبح ہونے کا خدشہ ہو تو وہ ایك رکعت پڑھ لے جو اس کی ادا کردہ نماز کو وتر بنا لے گی"

اور رہا مسئلہ دن کی نماز کا تو اس کے متعلق اہل سنن نے حدیث روایت کی ہے، اور علماء کرام نے اس کی تصحیح میں اختلاف کیا ہے.

اور صحیح یہی ہے کہ یہ ثابت ہے جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے، تو اس بنا پر رات اور دن کی نماز دونوں ہی دو دو رکعت ہونگی اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائےگا، اور ہر حدیث جس میں چار کا لفظ ہو اور اس میں سلام کی نفی کی تصریح نہ پائی جائے تو اسے اس قاعدہ پر لیا جائےگا، یعنی جس حدیث میں چار کعت کا لفظ ہو اور اس میں سلام پھیرنے کی نفی کی صراحت نہ ہو تو اسے دو رکعت کے بعد سلام پھیرنے پر محمول کرنا واجب ہے، کیونکہ قاعدہ یہی ہے، اور جزئیات کو قاعدہ پر محمول کیا جائےگا.

لہذا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے جب رمضان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں فرمایا:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے، چار رکعت پڑھتے، آپ ان رکعت کے حسن اور طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھیں "

اس سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ چار رکعت ایك ہی سلام کے ساتھ ادا کرتے، لیکن اس ظاہر کو عام قاعدہ پر محمول کیا جائیگا وہ یہ کہ: رات کی نماز دو دو رکعت ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے، اور یہ کہا جائے گا کہ: انہوں نے چار علیحدہ ذکر کیں اور پھر چار کو علیحدہ ذکر کیا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار

رکعت ادا کر کے کچھ دیر استراحت کرتے تھے، اس کی دلیل لفظ " ثم " کا استعمال ہے، جو کہ ترتیب اور مہلت کے ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 76 ـ 77).

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث پر صحیح ابن خزیمہ میں ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالی نے یہ کہتے ہوئے باب باندھا ہے:

" دن اور رات کی ساری نفلی نماز میں دو دو رکعت میں سلام پھیرنے کا باب "

اور اس کے بعد یہ باب لائے ہیں:

" دن کی نفلی نماز چار رکعت ہیں نہ کہ دو کے قائلین حضرات کے خلاف دلالت کرنے والی اخبار اور نصوص کے ذکر میں باب "

اور اس پر بہت سے دلائل ذکر کیے ہیں کہ دن کی نفلی نماز دو دو رکعت ہیں.

دیکھیں: صحیح ابن خزیمہ (2 / 214).

اور یہ حدیث: " اللہ تعالی اس شخص پر رحم کرے جو عصر کے قبل چار رکعت ادا کرتا ہے "

اسے مندرجہ بالا پر ہی محمول کیا جائیگا کہ دو دو رکعت ادا کرے.

ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

" چار رکعت " اس سے مراد دو سلام کے ساتھ چار رکعت ہے، کیونکہ یعلی بن عطاء عن علی بن عبد اللہ الازدی عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے طریق سے وارد روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رات اور دن کی نماز دو دو ہے "

صحیح ابن حبان (6 / 206) اور اسی طرح (6 / 231) میں بھی ہے - ان چار رکعت میں جو جمعہ کے بعد ہیں.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" مسلمان كے ليے مشروع ہے كہ وہ دن اور رات كو دو دو ركعت كر كے نفل ادا كرے كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" رات كى نماز دو دو ہے "

متفق عليہ.

اور ايك دوسرى صحيح روايت ميں ہے:

" رات اور دن كى نماز دو دو ہے "

اسے امام احمد اور اہل سنن نے صحيح سند كے ساتھ بيان كيا ہے.

ديكھيں مجموع فتاوى ابن باز (11 / 390).

سنن مؤكدہ كے متعلق تفصيل جاننے كے ليے آپ سوال نمبر (1048) كے جواب كا مطالعہ كريں.

واللہ اعلم .